ضبط وترتیب : حافظ انوار الحق ، مولانا عبدالقیوم حقانی

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ کی مجلس میں

- برطانوی سکالر مسز آرا شیگ کی ملاقات
- اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے طلبہ سے گفتگو

برطانوی خاتون جو کہ مغربی جرمنی کی عالمی خبر رساں ایجنسی کی نمائندہ مسز آرا شیگ (ARA SHEEG) ماسکو میں بھی برطانیہ کے سفارت خانہ میں کام کر چکی ہیں اور اس وقت پاکستان ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ (P.T.C) کے علاوہ دنیا بھر میں اس کمپنی کے ساٹھ بڑے کارخانوں کے چیئرمین کی ہمشیرہ ہیں ، ۳ مئی ۱۹۸۳ء دارالعلوم حقانیہ تشریف لائیں اور حضرت اقدس شیخ الحدیث سے ملاقات کی ۔ حضرت الشیخ سے ملاقات اور بعض امور پر گفتگو کیلئے کافی دن پہلے انہوں نے وقت مانگا تھا ۔ مذکورہ خاتون روس کے اکثر ان علاقوں اور ریاستوں کا دورہ کر چکی ہیں جہاں روسی استعمار نے بزور قبضہ اور اپنے نظریات کو مسلط کرنے کے بعد مسلمانوں کے مذہب ، عبادت گاہوں واملاک کو تاراج کو نیست ونابود کرنے کی بہیمانہ کوشش کی ۔ چونکہ ان کی گفتگو کے بعض حصوں سے جہاد افغانستان کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے ، اس لئے قارئین کی دلچسپی و معلومات کے لئے سپرد الحق ہے ۔ حضرت الشیخ اور برطانوی خاتون کے درمیان ترجمانی کے فرائض پی ٹی سی اکوڑہ خٹک کے جنرل منیجر صاحب جناب جیلانی صاحب نے ادا کئے ۔

برطانوی خاتون نے روس کے علاقوں سمرقند و بخارا ، ترکستان اور افغانستان میں مسلمانوں و مجاہدین کے روسی فوج ، توپ وتفنگ ، ٹینکوں ، بمبار طیاروں سے معرکۃ الآراء ہونے کے مشاہدات سنائے تو حضرت الشیخ نے فرمایا کہ واقعۃً بعض یورپی خواتین بڑی دلیر اور بہادر ہوتی ہیں کہ عین محاذ جنگ میں بموں اور گولوں کی گھن گرج میں جا کر حالات جنگ معلوم کر لیتی ہیں اور مظلوم پر ظلم کے جو پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں اس سے اقوام عالم کو آگاہ کر کے ان کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتی ہیں ۔

برطانوی خاتون کے اس سوال پر کہ کیا دارالعلوم حقانیہ میں سمرقند ، بخارا ، ترکستان اور کابل و قندھار کے طلباء بھی پڑھ رہے ہیں ، انہیں علاقوں کے رہنے والے طلباء کو بلا کر ان سے ملاقات کرائی گئی ۔ اس ملاقات میں انہوں نے بے حد دلچسپی اظہار کرتے ہوئے ان طلباء سے یہاں آمد کا مقصد ، تعلیم وتربیت فراغت کے

بعد اپنے اپنے علاقوں کو واپسی مستقبل کے ارادوں اور پروگرام اور اس نوعیت کے دیگر اہم سوالات۔

حضرت الشیخ | اس وقت جہادِ افغانستان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کی ایک بہت بڑی جماعت میدانِ جہاد میں قیادت و امارت کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور ہر محاذ پر لڑنے والوں میں پیش پیش ہیں۔

برطانوی خاتون | برطانوی خاتون نے حضرت کے اس ارشاد کی بڑی مسرت اور فراخدلی سے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ جب میں روس میں برطانوی سفارت خانہ میں کام کرتی تھی میں نے وہاں سمرقند و بخارا اور اس کے ملحق علماء سے بھی ملاقاتوں کے دوران دارالعلوم حقانیہ اور اس خطہ کے علماء و فضلاء کا بارہا ذکر سنا۔ اس طرح میں جہادِ افغانستان میں یہاں کے پڑھے ہوئے علماء کی حیرت انگیز قائدانہ صلاحیتوں سے بھی اپنی ذاتی تجسس کی بناء پر خوب واقف ہوگئی اور اسی وجہ سے میرا یہ خیال تھا کہ دارالعلوم حقانیہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مرکز ہے۔ جس کے تعلیم یافتہ افغانستان میں روسی فوجوں سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے کافی عرصہ سے میرے دل میں دارالعلوم حقانیہ آپ اور یہاں کے رہنے والوں کی ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوگیا تھا۔ اور اس تمنا کی وجہ سے مضطرب رہی۔ آج آپ کی ملاقات سے یہ دیرینہ خواہش اور تمنا پوری ہوگئی۔

برطانوی خاتون نے مزید بتایا کہ میں نے بہت قریب سے بعض روسی مسلم علاقوں کو دیکھا ہے۔ چونکہ روس کا تسلط وہاں زیادہ تر مسلم علاقوں پر ہے۔ اور اب کافی عرصہ سے قدرت کا کچھ ایسا مظاہرہ ہو رہا ہے کہ ان علاقوں میں اگر روسیوں کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو مسلمانوں کے تین و چار۔ تو گویا اس تناسب سے مسلم آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ روس نژاد وہاں کے مسلمانوں سے تنگ آرہے ہیں اور اب وہ وقت دور نہیں جب وہاں کے مسلم نوجوان نسل روسیوں کو اپنے علاقوں سے باہر نکال دیں گے۔

حضرت الشیخ | جہادِ افغانستان میں بھی علماء کرام اور مسلمان بے سروسامانی اور تہی دست ہونے کے باوجود جو کردار ادا کر رہے ہیں اس سے بھی روس کی اصل حقیقت دنیا پر واضح ہو چکی ہے۔ حالانکہ روسی قوت کو ساری دنیا میں ایک اور ناقابلِ تسخیر طاقت اور ہوّا سمجھا جا رہا تھا مگر الحمدللہ ہمارے ان علماء کرام اور مجاہدینِ افغانستان نے سر پر کفن باندھے خدا کے فضل و کرم سے روسی قوت کا ایسا مقابلہ کیا کہ ساری دنیا کے سامنے روسی استعمار و طاقت کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

مسز آرا شیگ | خاتون نے تعجب سے پوچھتے ہوئے کہا آپ کا یہ ادارہ دارالعلوم حقانیہ اس قدر وسیع و عریض احاطہ و عظیم الشان بلڈنگ پر مشتمل ہے اور ایسی ہی تعلیم پانے والے قریباً ۱۵۰۰ طلباء جن کے قیام و طعام پانی و بجلی و دیگر بنیادی ضروریات بھی ادارہ کے ذمہ ہیں۔ اتنے اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں حالانکہ آپ کا ادارہ حکومت کا تعاون اور امداد وغیرہ بھی قبول نہیں کرتا۔

ے

حضرت الشیخ | ہم مسلمانوں کا ایک خدا ہے اور ہمارا یقین کامل ہے کہ وہی پالنے والا اور رزق دینے
ہے۔ اس ذاتِ برحق نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے: ومن یتق اللّٰہ یجعل لہٗ مخرجاً و
زقہ من حیث لا یحتسب۔ الآیہ۔ ہمارا یہ ادارہ، اس کے طلباء، اساتذہ، فضلاء اسی وحدہٗ لاشریک خدا
ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے سارا سال اپنے تعلیمی و تدریسی کام اور پھر تعلیم سے فراغت کے بعد تبلیغ،
ستِ دین، جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ میں منہمک اور مصروف رہتے ہیں۔ خداوندکریم ان کے لئے رزق اور
ش کے اسباب غیب سے مہیا کر دیتے ہیں۔ الحمدللہ الحمدللہ ہم نے آج تک خدا کے سوا کسی کے سامنے
تِ سوال نہیں پھیلا۔ آپ جو تقریباً ساٹھ کارخانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور آپ کے ساتھ پی ڈی سی اکوڑہ خٹک
منیجر صاحب و دیگر افسران تشریف فرما ہیں کیا آپ یا آپ کے ان رفقاء سے آج تک میں نے یا دارالعلوم
کسی نمائندہ نے آپ کے ہاں آ کر کسی بھی عنوان سے دارالعلوم حقانیہ کی معاونت کے سلسلہ میں کچھ طلب کیا
۔؟ ہرگز نہیں۔ ہمارا "ویرزقہ من حیث لا یحتسب" پر ایمان بھی ہے اور شبانہ روز کا مشاہدہ بھی۔

برطانوی خاتون نے حضرت شیخ الحدیث کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، باوجود ضعف و کمزوری کے
ات و گفتگو کے تکلیف دہی پر معذرت چاہی۔ ملاقات کے بعد مذکورہ خاتون نے دارالعلوم کے تمام
بوں کو بنظرِ تحقیق دیکھا۔ کتب خانہ میں بعض نوادرات دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں۔ دارالحفظ والتجوید کے بعض
ٹے طلباء نے قرآن مجید کی کچھ آیات سنائیں۔ آپ نے ادب و احترام سے سنا۔ اور اسلام کی عظیم
تِ گاہ کے بلا کسی ظاہری اسباب کے وسعت و ترقی کو دیکھ کر خوشگوار و تعجب انگیز تاثرات کے ساتھ
ں چلی گئیں۔ (رپورٹنگ مولانا عبدالقیوم حقانی)

---

۲۹ مئی کو اسلامی یونیورسٹی فیصل مسجد اسلام آباد کے طلباء کی ایک جماعت جو تقریباً پچاس افراد پر مشتمل
، دارالعلوم حقانیہ کے مطالعاتی دورہ پر آئی۔ دفترِ اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کے بعد
انا سمیع الحق صاحب سے معلومات کی غرض سے دارالعلوم کے نصاب، طرزِ تعلیم، مدتِ فراغت، دارالعلوم
تاریخ تاسیس سند، دارالعلوم کے اخراجات اور جہادِ افغانستان کے بارہ میں سوالات کئے جن کے
ں نے تشفی بخش جوابات دیئے۔ تمام طلباء غور و انہماک سے سنتے رہے اور کچھ طلباء نے یہ تمام حالات
لف اپنی ڈائری میں منضبط بھی کر لئے۔ سوالات و جوابات کے اس وقفہ کے بعد طلباء نے حضرۃ شیخ الحدیث
کچھ نصائح سننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس موقعہ پر حضرت نے جن ارشاداتِ عالیہ سے ان طلباء کو نوازا